Al-Nasr

ISSN (Online): 2958-9398 ISSN (Print): 2959-1015

https://alnasrjournal.com

Al-Nasr Volume 2, Issue 3 (October-December 2023)

مجاد الدين پادرى بطور متر جم قر آن 'Imād al-Dīn Pādrī as Translator of the Holy Quran

Hafiz Muhammad Hamid

Ph. D Scholar, Department of Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore

Prof. Dr. Muhammad Sultan Shah

Dean, Faculty of Languages, Islamic & Oriental Learning, GC
University, Lahore

Hasan Raza

M. Phil Scholar, Department of Islamic Thought and Technology,

(UMT) Sialkot Campus

Abstract

For the Muslims of the Sub-continent, the time around 1857 A.D. was full of atrocities and difficulties. In this era, the Muslims were attacked politically, culturally, socially and religiously by the English. Many a groups of the orientalists and missionaries undertook Islam as their target to shake the strong bond among the Muslims. The character of the Prophet of Islam (Peace be upon him) and the status of the Holy Book of Islam were maligned to create doubts. Though their efforts did not bear fruits expected by them yet some Muslims having weak faith fell a prey to the traps set by the missionaries and were converted to Christianity, 'Imad al Dīn Padrī was one of them. He devoted himself to mislead people against the Qur'an, the last message of Allah Almighty. The title of his Urdu translation of the Holy Qur'an is "Tarjama-tul-Qur'an ba Urdu Zaban" which he



certainly used to misguide the Muslim masses. The mistranslations, grammatical errors and misquotations rightly prove his bad intentions. This paper seeks to highlight all dishonest opinions of 'Imad-ul-Din Padri while translating the Holy Qur'an.

Key Words: 'Imad al Din Padri, Translation, Qur'an, Christian Missionary, Misguide

تمہيد

بر صغیر پاک وہند کے برطانوی دورِ حکومت میں پچھ ایسے گروہ پیدا ہوئے جو قر آن و سنت کے خلاف نئے نئے نظریات وافکار
ایجاد کرکے مسلمانوں میں افتر اق وانتشار پیدا کیا اور اس طرح اسلام کو کمزور کرنے کی یہودی اور صیہونی سازشوں کے آلہ کار
بن رہے۔ ظاہر ہے کہ ایک مسلمان ایسی باتوں کو کب قبول کر سکتا تھا؟ چنانچہ اس کے لیے با قاعدہ سازش کے تحت قر آنی آیات
کے غلط معانی بیان کر کے اس کے ذریعہ اپنے غلط اور اِن باطل نظریات کو لوگوں کے سامنے پیش کیا جانے لگا تا کہ سادہ لوح
مسلم عوام میں ان باطل افکار کو پزیر آئی مل سکے۔ ایسے باطل اور ننگ گروہ میں ایک شخصیت عماد الدین پادری کی ہے۔ اپنی
فطر تِ مِن مومہ کے سبب دین حذیف سے منحرف ہو کر مسیحیت پر لگنے والا شخص کیسے قر آن مجید کی صیحے تعبیر و تشر سے کر سکتا
ہے؟موصوف کی بطور متر جم حیثیت جانچنے سے پہلے اس کی شخصی زندگی کے حوالے سے چند با تیں جانناضر وری ہیں۔

پیدائش اور خاندانی پس منظر

عماد الدین پادری 1830ء میں انڈیا کی ریاست ہریانہ کے قریب ایک تاریخی اور قدیم شہر پانی پت میں پیدا ہوئے۔ ان کاخاند انی پیس منظر متنازعہ ہے جس کے بارے میں انھوں نے خود کو بتایا ہے کہ شخ جمال الدین ہانسوی کے ساتھ نسبی رشتہ ہے لیکن ان کے معاصرین میں سے ایک محقق نے اسکی تر دید کی ہے کہ خیر الدین جو عماد الدین کے حقیق بھائی ہیں ، ان کے بقول اگر کوئی اہل ہند میں سے ان کے اس شجرہ نسب کی شخیق کرے گاتو ان کی بیہ نسبت باطل تھہرے گی اگر ان کو اپنے شجرہ نسب کو کسی کے ساتھ وابستہ کرنا ہی تھاتو کسی حواری فرضی طمطاؤس یا پلوس سے ملاتے تا کہ ندامت نہ ہوتی۔ ایہ بات بھی ذوق سے خالی نہیں کہ ان کی خاند انی حیثیت اور ساجی مرتبہ و مقام پر بھی دورخی تصویر حجلکتی نظر آتی ہے۔ مسیحی تحریروں میں انہیں پانی پت کے رئیس اور معزز و متمول خاند ان کا چشم و چراغ گر دانا گیا ہے۔

یادری اے تھاکر داس کے مطابق

''(ان کے) والد ماجد مولوی سراج الدین صاحب ابھی حیات ہیں جو شہر پانی پت کے رئیسوں میں شار کیے جاتے ہیں''۔ ' اس سے عیاں ہو تا ہے کہ پادری عماد الدین خاند انی رئیس اور حکمر انوں کے مقرب رئیس خانوادہ چشم و چراغ تھے۔ لیکن اس کے برعکس بعض دیگر تحریر وں سے ان کے خاند انی پس منظر کی تصویر اس شاہی زندگی کے ساتھ تعلق نہیں رکھتی ہے۔ جیسا کہ: ''پادری عماد الدین ذات کے تیلی تھے ان کے والد نے پیشہ ترک کر دیا۔ ہز اروں پانی پت کے رہنے والے اس بات کی تصدیق کرتے ہیں اور جب مدرسہ میں آپس میں ہنتے اور مذاق کرتے تھے توان کو تیلی کالونڈ اکہا جاتا ہے''۔ 'ڈیے امر قابل توجہ ہے کہ اس متر جم قرآن کے اپنے سلسلہ نسب کو تبدیل اور مسیحی تحریروں میں اپنا تعلق رئیس خاندان سے ظاہر کرناان کی اپنی احساس کمتری کا شعوری اظہارہے یا پھرنے مذہب میں ، نگر برادری کی طرف سے نئے تشخص کا تقاضہ تھا۔ آخر رئیس خاندان سے رشتہ جوڑنے کی ضرورت کیول محسوس ہوئی؟ اس دور میں مشنری سرگر میوں کا با نظر عمین اگر جائزہ لیا جائے توعیاں ہوتا ہے کہ اس وقت مسجی تنظیموں کی طرف سے مخالف پر نفسیاتی وار کر کے اسے مرعوب کرنا ایک خاص ہتھیار تھا۔ ہندوستان کے پسماندہ علاقوں میں مخصوص ساجی پس منظر کی بنا پر کسی چیز کے صحیح یا غلط کا ہونے کا ایک معیار امیر ترین طبقہ کا اس بات کو قبول کرنا تھا۔ چنانچہ ان لوگوں نے امیر طبقے کو خاص طور پر اپنی منزل کا مقصد وحید بنایا، جس میں انہیں کچھ حد تک کامیابی بھی حاصل ہوئی۔ اس کی ایک صورت یہ بھی ہوسکتی ہے کہ اس وقت کے نومسجی افراد کو بتکلف امراء کے طبقہ میں ظاہر کیا گیا تا کہ عام آدمی کو مرعوب کر کے با آسانی شکار بنایا جا سکے۔ بقول عمادالدین جب دین اسلام کی ضروری باتوں سے آگاہی حاصل کر لی اور دین اسلام کے بارے میں طبیعت مکمل طور پر تعصب میں پروان چڑھ گئی تو اس وقت علم تصوف کی طرف توجہ کی۔" انہیں سمندر تصوف کی طرف توجہ کی۔" انہیں سمندر تصوف میں غوطہ زن ہوا۔ ایک خیال اول ہو تن کا کرفنا کی ایسانہ خوال کی میں معرفت کی غرض سے جانے لگے۔ الغرض یہ نوجوان آگاہی سامنے آیا۔ سمندر تصوف میں غوطہ زن ہوا۔ ایک خیال اس وقت سے دنیا ترک کرنے کا ایسادل میں آیا کہ سب چھوڑ چھاڑ کر جنگل کو نکل سمندر تصوف میں غوطہ زن ہوا۔ ایک خیال اس مے دوری، نفرت اور قلبی سکون کھونے کی شکل میں سامنے آیا۔ کسفر کے دوران کیے گئے تجربات و عملیات اسلام سے دوری، نفرت اور قلبی سکون کھونے کی شکل میں سامنے آیا۔ کسفر کے دوران کیے گئے تجربات و عملیات اسلام سے دوری، نفرت اور قلبی سکون کھونے کی شکل میں سامنے آیا۔ کسفر کے دوران کیے گئے تجربات و عملیات اسلام سے دوری، نفرت اور قلبی سکون کھونے کی شکل میں سامنے آیا۔

"میری روح نے آرام نہ پایابلکہ دن بدن خود بخود تجربہ کاری کے سبب شریعت محمدی سے متنفر ہونے لگا۔ اس آٹھ برس کے عرصہ میں محمدی مذہب کے بزرگ اور مشائخ اور مولوی اور فقراء، صلحاء، جو ملے ان کا جال چلن، ان کے دل کے تصورات اور ان کے تعصب اور ان کی فریب بازیاں اور جہالتیں اور دمبازیاں جو دیکھی تھیں، ان سے یقین ہو گیا کہ کوئی مذہب جہاں میں حق نہیں ہے۔ ⁵خو د ساختہ عملیات اور تجربات کے بعد بھی بے چینی اور اضطراب جب ختم نہ ہوا تواسی دوران لاہور میں منتقل ہونے کامو قع ملا۔ مذہب کے بارے میں نفرت، تشکیک، تفکر کی صور تحال کولیکر مسٹر میگن تاش ہیڈ ماسٹر نار من سکول لاہور کی صحبت حاصل کی توان سے یا قاعدہ انجیل پڑھناشر وع کی۔اس مسیحی داعی کی کوشش رنگ لائی اورانجیل متی کے ساتوس باپ تک پہنچتے بہنچتے عماد الدین کو اپنے مذہب کے بارے میں پختہ ، کامل شک دل میں پید اہو گیا۔ جبیبا کہ ان کے اپنے الفاظ ہیں: "میکن ناش صاحب سے کہا آپ براہ مہر بانی مجھے انجیل کو سمجھ کریڑھائیں اور میں خوب تحقیق کروں گا۔ انہوں نے بڑی خوشی سے انجیل پڑھاناشر وع کر دیا۔ متی کے ساتویں باب تک پڑھ کر مجھے دین محمدی پر شک پڑ گیا''۔ ⁶چھ سال تک خیالات کی کشکش میں رہنے کے بعد اپنی عقل کے خود ساختہ اصول کی بنیادیر فیصلہ کیا کہ نجات کا دارو مدار انجیل کی تعلیم اور عیسائیت میں ہے۔ مسیحی لٹریجر کویڑھنے اور تقریری اثر کے غلبہ کی وجہ سے 29اپریل 1866ء میں امر تسرچرچ مثن میں رابرٹ کلارک کے ہاتھ سے بہتسمہ لیا۔ ⁷مذہبی زندگی کے دور میں یادری فانڈر کی تحریروں اور یادری رابرٹ کلارک کی صحبتوں اور علمی مذاکرات نے ا یک نئی سوچ اور فکر رکھنے والے عماد الدین کو جنم دیا۔ اسلامی علوم پر دستر س اور رسوخ کے پس منظر میں اپنے سابقہ مذہب اسلام کا مطالعہ صرف تنقیدی اور تنقیصی حوالے سے ہونے لگا۔ جس کا مقصد وحید صرف مسیحی مذہب کو سیا ثابت کرنا تھا۔ چنانچہ بعد میں اس نے عماد الدین کے قلم سے جتنی بھی تحریریں نکلیں ان کا مقصد صرف مسیحی مذہب کی سجائی و فوقیت اور اسلام کی تکذیب، تنقیص، تحقیر تھا۔اردوز ٰبان کے معروف فرانسیبی محقق مستشرق گارساں دیاسی رقمطراز ہیں":مولوی عماد

الدین پہلے اسلام کے عماد تھے، اب مسیحی مذہب کے عماد ہیں۔ وہ اپنی تحریر و تقریر میں مسیحی مذہب کی ہندوستان میں بڑھ کر خدمت کر رہے ہیں "8۔

نے ذرہب کی خدمت میں پاوری کے عہدے پر فائز نئے مماد الدین کی اسلام کے خلاف کسی جانے والی تحریروں نے اس وقت کے ہند وستانی مسلمانوں کی دل آزاری میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی۔ شائداس کے قلم سے اتنی دل آزار تحریر نہ نکلی گر پاوری رابرٹ کلارک کی محنت شاقد کار گر ثابت ہوئی اور اس کے خیالات کو الفاظ کا عملی جامد پہنانے میں نو مسیحی پاوری "شاہ سے زیادہ شاہ کا وفادار ثابت ہوا"۔ ان تحریروں کے چیجے پاوری رابرٹ کلارک کے ذہن پر یہ مسیحی تحریر شاہد ہے۔ "رابرٹ کلارک کے نہن پر یہ مسیحی تحریر شاہد ہے۔ "رابرٹ کلارک کے شاہ کا وفادار ثابت ہوا"۔ ان تحریروں کے چیجے پاوری رابرٹ کلارک کے ذہن پر یہ مسیحی تحریر شاہد ہے۔ "رابرٹ کلارک کے سے فداق کے باعث دونوں میں رابط وضبط پڑ گیا۔ گھنٹوں بیٹھ آپس میں گفتگو کرتے ، اعتقادی مسائل اور فہ ہی تحقیق و قد قبق کے غوروخوش میں گھ رہتے۔ ان کی صحبت مشرقیت اور مغربیت کے صحیح امتر ان کی کو بی اور کو میں سیر و قلم کیا کرتے تھے۔ اسی طریقہ پر رفتہ رفتہ تصانیف وجود میں کے سامنے پیش کرتے جن کو عماد الدین مشرقی رنگ میں سیر و قلم کیا کرتے تھے۔ اسی طریقہ پر رفتہ رفتہ تصانیف وجود میں آئیں معاونت کی اور 1874ء میں جب کلارک نے کتب مقدسہ بعض جزوی حصوں پر اردو تفاسیر کے سامنے بیش کرتے بھی اتنی معاونت کی لیے شامل کیا۔ "کلیہ تورات "اسی وقت کامسی گئی۔ پادری معمادالدین کو سب سے اہم کلی در اور گردونواں کی بہانے کی سیر د کی گئی جو احسن طریقے سے عماد الدین پادری نے نبھائی۔ دین مسیح کی خدمت کے آخری سے میں امر تر اور گردونواں کی سرزمین کی فضاطبعیت کے مخالف ہوئی۔ لوگوں کی جفاہ دوستوں کے اعراض کی وجہ سے شہر حصے میں امر تر اور گردونواں کی بیٹ کر تھانیف کا کام شروع کیا۔ بیاری موت کا سبب بن۔ واگست 1900ء کووفات ہوئی۔

ترجمه قرآن كاسبب اور محركات

اس حوالے سے عماد الدین ترجمہ قر آن کے دیباچ میں رقمطر از ہیں: مسلمانوں کی طرف سے عام فہم ترجمہ قر آن نہ ہونے کی وجہ سے کیا۔ دوسر امحرک مرزا قادیانی کے قول کو ذکر کیا جو مرزا قادیانی نے سابقہ مسلم اور نومسیمی پادری عبداللہ آتھم کو مخاطب کر کے کہاتھا کہ آپ لوگ کبھی انصاف کی پاک نظر کے ساتھ قر آن کریم کو نہیں دیکھتے۔10

ترجمه قرآن كاتعارف

"ترجمتہ القر آن بہ اردو زبان " کے نام سے قر آن پاک کا ترجمہ کیا اور یہ ترجمہ قر آن نیشنل پریس امر تسر سے 1894ء میں شائع ہوا۔ اس میں کل صفحات کی تعداد 304 ہے اور یہ عیسائیت کی طرف سے پہلا مکمل ترجمہ قر آن ہے۔ اس ترجمہ قر آن کو عوام الناس کے لیے اور خصوصاً عیسائیوں کے لیے فائدہ مند قرار دیا گیا۔ اس پر مترجم کا نام عمادالدین لاہز مرقوم ہے۔ ابتداء میں دیاجہ دیا ہوا ہے جس میں مآخذ، مصادر اور ترجمہ قر آن کے محرکات کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ دوصفحات پر مشتمل ہے۔ اس ترجمہ کے اختتام پر فہرست دی ہوئی ہے جس میں سور توں کی ترتیب وہی رکھی گئی ہے جیسی متداول اور مروج ہے۔ بخلاف رومن ترجمہ قر آن کے ،اس کی فہرست میں انگریزی حروف تہی کا اعتبار کیا گیا ہے۔ صفحہ 297 پر ایک فہرست دی ہے جس کو عنوان دیا ہے: "فہرست بعض مضامین قر آن مع بعض اشارات بحث طلب " اس فہرست میں کچھ معروف واقعات کی طرف اشارہ دیا ہے جو کہ سات صفحات پر مشتمل ہے اور صفحہ 304 پر "صحت نامہ ترجمہ قر آن "کا عنوان دیا ہے، جس کے تحت مذکر مؤنث اور واحد جمع کی در سکی کو واضح کیا ہے۔ اس اردو ترجمہ قر آن میں سورۃ اخلاص کو مکی اور سورۃ فلق، سورۃ الناس کو مدنی کھو

ہے۔ سور توں کے اساء کے ساتھ "ال" کھنے کا النزام نہیں کیا ہے مثلاً البقرۃ کو بقر کھا ہے اور عربی کی علامت تانیث "ۃ"کو حذف کیا ہے۔ مسلم روایات کے برعکس آیات کا نمبر اختتام کی بجائے آیات کے آغاز میں دے کر شعور کی طور پر بائیل کا انداز پیش کیا ہے۔ آیات کے نمبر جر من ملک لیسی کے مقام پر شائع ہونے والے مطبوعہ قر آن کے مطابق لگائے ہیں اور اس ترجمہ قر آن کے مطابق لگائے ہیں اور اس ترجمہ قر آن کو متن کے بغیر پیش کیا ہے اور ایک ایڈیشن رو من زبان میں بھی شائع ہو اہے، جس کے بارے میں اس ترجمہ قر آن کے میں اس ترجمہ قر آن کو متن کے بغیر وقت ہی شائع ہوا ہے، ہس کے بارے میں اس ترجمہ قر آن کی بیکن بعد میں خود متر جم نے 1900ء میں اس کورو من اردو میں چھپوایا اور یہ کھنٹو میں میتھوڈ سٹ مشن سے 1900ء میں شائع ہوا۔ اس ترجمہ قر آن میں انڈیکس مر وجہ سور توں کی ترتیب ہے۔ اس فہرست میں سب سے پیرا صورت عبس ہے پھر عادیات پھر احقاف ہے بعنی انگریزی حروف تبجی کی ترتیب ہے۔ اس فہرست میں سب سے پیرا سورت عبس ہے پھر عادیات پھر احقاف ہے بعنی انگریزی حروف تبجی کے اعتبار سے فہرست دی گئی ہے لیکن ترجمہ کرتے ہو کہ معروف ترتیب ہے۔ لیکن آ یات میں مروجہ کیا نیت نہیں ہے تعداد کہیں برابر بنگل ہے تو آیات کے آغاز اختتام میں فرق ہے۔ اس کے بعد جو پہلے ایڈیشن میں غلطیاں ہو نمیں ان کی تھیج کو بتایا گیا ہے۔ سورۃ فاتی سے دو چار ہوتے ہوئے ان کو کمی مدنی کھنے کے بارے میں روم من ایڈیشن میں قول فیصل نہیں لکھ پائے بلکہ کمی ہے یا مدنی لکھنے نے بارے میں روم من ایڈیشن میں قول فیصل نہیں لکھ پائے بلکہ کمی ہے یا مدنی کھا ہے:

(113) SURA FALAQ MADANT HAI YA MAKKI HAI. Ayat 5.

Alláh rahmán rahím ke nám se shurú' kartá hún.

- (I.) Tú kah, main pau phárne ke Rabb se panáh mángtá hún. (2) Us chiz ki buráí se jo us ne paidá kí. (3.) Aur andherí rát ki buráí se jab wuh tárík ho jáe.
- (4.) Aur jádúgarníon kí buráí se jab gánthon men phúnk mártí hain (ganda banáti hain). (5.) Aur hásid ki buráí se jab wah hasad kare.

(114.) SURA NA'S MADANI YA MAKKI HAI. Ayat 6.

Alláh rahmán rahím ke nám se shurú' kartá hún. (I.) Tá kah main ádmíon ke Rabb se panáh mángtá hún. (2.) Admion ke badshah se. (3.) Admfon ke ma'búd se. (4.) Waswasa kuninda ki badi se jo pichhe hat játá hai. (5.) Jo logon ke dilon men was wasa dáltá hai. (6.) Jinnon men se aur ádmion men se. Tu kah main admion ke Rabb se panah mangta hun.

ترجمہ: تو کہ میں آدمیوں کے رب سے پناہ مانگتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔

- 1. ہر سورت کے آغاز میں عد د سورت، نام، کمی مدنی اور تعداد آیات ورکوع کا ذکر کیا گیاہے۔ مثلاً (2) سورۃ بقرہ مدنی ہے آبات 286ر کوع 40
- 2. ہم اللہ الرحمٰن الرحمٰ کا ترجمہ "اللہ رحمٰن رحیم کے نام سے شروع کر تاہوں" 113 سور توں کی بجائے 114 سور توں کے اول میں دیا گیاہے۔
- 3. آیات کے نمبر اختتام کی بجائے (بطر زانجیل) شروع آیت میں دیے گئے ہیں۔ نیز آیات کے نمبر فلوگل کے 1834ء میں پزگ جرمنی سے شائع کر دہ قر آن کریم کی ترتیب سے ہیں جو کہ متداول مصاحف قر آن سے مختلف ہیں۔ اس میں تعداد آیات تو یکسال لیکن آغاز واختتام آیت میں فرق ہے۔
- 4. متن سے باہر "غ"سے پارے کے رکوع کی نشاندہی کی گئی ہے جس کے اوپر رکوع مندرج ہے مگر آیات، رکوع اور سورت کے رکوع کے نمبر کا اظہار نہیں کیا گیا۔
 - 5. ہررکوع نئی سطرسے شروع کیا گیاہے۔
 - 6. آغازیارے کا اظہار متعلقہ آیت / الفاظ کو تحت الخط یعنی ان پر ایک لائن تھینچ کر کیا گیاہے۔
- 7. اگرچہ اس وقت فورٹ ولیم کالج اور سرسید کی تحریک کے نتیجہ میں معاصر مذہبی ادب میں آسان انشاء پر دازی اور اردو محاورہ کا استعال رواج پاچکا تھالیکن عربی، فارسی اور ہندی کے عام استعال کی وجہ سے ترجمہ ہذامیں یہ اسلوب نہیں ہے۔ تحریر میں یرانی اردو کے الفاظ استعال کیے گئے ہیں۔
 - 8. رسم الخط کے حوالہ سے اکثر "ھ"کی بجائے" ہ"اور"ں"کی بجائے"ن "کامشاہدہ عام ہے۔
 - 9. زبان دانی کے اعتبار سے اپنے دور کی تحریروں کے ہم یلہ ہے۔
 - 10. جہال قرآن نے مسیحی عقائد پر تنقید کی ہے، وہال مترجم خاموثی سے بغیر کوئی بات کیے گزر جاتے ہیں۔

وضاحتي مثال

"اے اہل کتاب! اپنے دین میں مبالغہ نہ کرواور خدا کی نسبت صرف حق بات بولو۔ مسے ابن مریم اللّٰہ کارسول اور اس کا کلمہ ہے جسے اس نے مریم کی طرف ڈالا تھا اور روح ہے اس میں سے (یعنی خدامیں سے) پس تم اللّٰہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور تین نہ کھو ماز آؤ''۔ 12

''وہ کا فر ہیں جو مسے ابن مریم کو اللہ کہتے ہیں کہ اگر اللہ مسے ابن مریم اور اس کی مال کو اور سب کو جو زمین میں ہیں ہلاک کرنا چاہے تو کون اس کے ارادہ کوروک سکے گا''۔ ¹³

11. اردو محاوره كااستعال كيا گياہے۔

"اور جو نصیحت انھیں ملی تہی اس سے حظ اٹہانا بہول گئے"۔¹⁴

12. ایک جگه کتابت کی غلطی سے ترجمہ میں تبدیلی آگئی۔

" میں کابندہ ہونے سے ہر گزبُرانہ مانیگااور نہ مقرب فرشتے"^{15ج}و کہ دراصل" میں کابندہ ہونے سے ہر گزبرانہ مانیگا" تھا۔

13. بعض مقامات پر قوسین میں مسلم عقائد کے خلاف توضیحات درج کی ہیں۔

"اور تجھے گمراہ پایا(کہ سب کے ساتھ بت پرست تھا) پھر ہدایت کی (اسلام کی)اور مجھے محتاج پایا (جب مکہ میں تھا) پھر تو نگر کر دیا(مدینہ میں)"¹⁶

14. بعض مقامات پر معنوی اعتبار سے منفی مفہوم ادا کرنے والے الفاظ استعال کیے گئے ہیں۔ "اے اہل کتاب ہمارار سول (محمد) بیان سنانے کو تمہاری طرف اس وقت آیا جبکہ رسولوں میں گہاٹا (گھاٹا) پڑگیاتھا"۔¹⁷ "اللہ نے بھی مکر کیااور اللہ مکاروں میں اچھامکار ہے"۔¹⁸

اس حوالے سے کہ اس میں معنوی تحریف متر جم نے کی ہے، یہ خصوصاً مسیحیوں کے لیے فائدہ مندہے جس کا اظہار متر جم نے ترجمہ قر آن یاک میں یہودونصاریٰ کی سرزنش کی ہے، وہاں پر حمایت اور خاموثی دونوں پہلوؤں کو اجاگر کیا ہے اور ممکن حد تک اپنی رائے کو داخل کیا ہے۔ حالا نکہ چاہیے تو یہ تھا کہ جس طرح مقدمہ میں اظہار کیا ہے اس پر عمل کرتے ہوئے دیانتداری سے کام لیا جاتا لیکن دین اسلام کے بارے میں تعصب کے زہر میں قلم کو ڈبوکر ترجمہ کرنے کا عکس واضح طور پر نمایاں ہے۔

ترجمة القر آن به اردوز بان کی چند مثالیں درج ذیل ہیں ترجمہ قر آن میں تحریف

وَالْمُحْصَنَاتُ مِنْ النِّسَاءِ إِلاَّ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ كِتَابَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَأُجِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أَجُورَهُنَّ فَرِيضَةً وَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَريضَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا 10 (خصم واليول كالينا بهي حرام ہے مرجو تمہارے ہاتھ کی ملک ہو جائیں۔ (یعنی قید سے باندی ہو کے) یہ اللہ کا تمہیں حکم ہوا ہے اوران کے سواوہ سب عور تیں تمہیں حلال ہیں جن کوتم مال دے کر طلب کر و بحال پہکہ تم یار ساہونہ مستی نکالنے والے پس جتنے مال کے بدلے تم نے ان سے متعہ کیا ا نکامقررہ حق دیدواور بعد تقرر حق کے اگرتم برضا جانبین کچھ اور بندوبست ٹہر الو تو تم پر گنانہیں اللہ دانااور پختہ کارہے''۔²⁰ "اور شوہر والی عورتیں بھی (تم پر حرام ہیں) مگر وہ جو (اسیر ہو کر لونڈیوں کے طوریر) تمہارے قبضے میں آ جائیں (یہ حکم)خدا نے تم کو لکھ دیاہے اور ان (محرمات) کے سوا اور عور تیں تم کو حلال ہیں اس طرح سے کہ مال خرچ کر کے ان سے نکاح کرلو بشر طیکہ (نکاح سے) مقصود عفت قائم رکھنا ہونہ شہوت رانی تو جن عور توں سے تم فائدہ حاصل کروان کامہر جو مقرر کیا ہوا دا کر دواور اگر مقرر کرنے کے بعد آپس کی رضامندی سے مہر میں کمی بیشی کرلو تو تم پر کچھ گناہ نہیں بے شک خداسب کچھ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے''۔21'' اور حرام ہیں شوہر دار عور تیں مگر کا فروں کی عور تیں جو تمہاری ملک میں آ جائیں یہ اللہ کا نوشتہ ہے تم پر اور ان کے سواجو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کر وقید لاتے نہ یانی گراتے تو جن عور توں کو نکاح میں لاناجاہوان کے بند ھے ہوئے مہر انہیں دو،اور قرار داد کے بعد اگر تمہارے آپیں میں کچھ رضامندی ہو حاوے تواس میں گناہ نہیں بیٹک الله علم و حکمت والاہے"۔22اس آیة مبار کہ میں مترجم نے تحریف کی ہے اور " فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَربضَةً" سے متعہ کا جواز پیش کرنے کی تحریفی کوشش کی ہے حالانکہ جن متر جمین اور مفسرین کی کتب سے مترجم نے استفادہ کیاہے ان تراجم، تفاسیر اور لغات میں بھی متعہ کامعنی مر اد نہیں لیا گیا۔ تفسیر حلالین سے مترجم کے معنی کی تردید ہوتی ہے۔" فمن استمتعتم تمتعتم به منهن ممن تزووجتم بالوطی"²³ترجمہ: یعنی تم نکاح کے ذریعے

وطی کرنے کے ساتھ لذت حاصل کی ہے ان کو ان کا حق دو۔ تفییر حیین سے بھی مترجم کے اس معنی کی تردید ہوتی ہے۔ "تمتعتم به منهن ممن تزووجتم بالوطیء "²⁴

اس آیة مبارکہ میں متر جمنے متعہ کو ثابت کرنے کی کو شش کی ہے حالا تکہ قرآن پاک کی آیات کے مخالف آتی ہے اور ایک خاص مکتبہ فکر کی تائید کرکے دین اسلام میں حرام کو حالل کرکے تشکیک کا معنی پیدا کیا گیا ہے اور اس میں اہل تشیعہ کے عقا کہ کا پر چار کیا گیا ہے۔ مشہور شیعہ مفسر ابو علی فضل بن الحین الطبر کی گھتے ہیں: "25 وقیل المراد به نکاح المتعة و هو النکاح المنعقد بمهر معین الی اجل معلوم ۔۔۔۔۔ وهو مذهب اصحابنا الامامية و هو الواضح لان لفظ الاستمتاع والمتمتع وان کان فی الاصل واقعا علی الانتفاع و الالتذاذ فقد صار بعرف الشرع مخصوصا بهذا العقد المعین لا سیما اذا اضیف الی النساء فعلی هذا یکون معناه فمتی عقدتم علیهین هذا العقد المسمیٰ متعة فاتوهن اجورهن و یدل علی ذالک ان الله علق وجوب اعطاء المهر بالاسمتاع و العقد المسمیٰ متعة فاتوهن اجورهن و یدل علی ذالک ان الله علق وجوب اعطاء المهر بالاسمتاع و ذلک یقتضی ان یکون معناه هذا العقد المخصوص دون الجماع و الاستلذاذ لان المهر لا یجب الا به" اس آیت سے مراد نکاح متحہ ہے اور نکاح متحہ میں مدت اور مہر متعین کیا جاتا ہے۔ لفظ استمتاع اور تمتع کا مطلب ہے نفع اور کر تو ان کو اس کی اجرت دے دواور اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالی نے عور توں کی طرف ہوتو معنی ہے ہوگا جب تم ان متعہ کے بعد مہر کو واجب کیا۔ اس آیت میں استمتاع ہے مراد عقد متعہ کی تصر تے موجود جب ایا تشیع کے عقائم ہیں جن کی بیروی کرتے ہوئے متر جم نے ترجمہ کیا ہے۔۔ یہ اہل تشیع کے عقائم ہیں جن کی بیروی کرتے ہوئے متر جم نے ترجمہ کیا ہے۔

قرآن پاک سے حرمت متعہ پر دلاکل

"فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ "²⁶ترجہۃ:" تو نکاح میں الوجو عور تیں تہیں خوش آئیں دورو اور تین تین اور چار چار " ایت مبار کہ سورۃ النباء کی ہے جو کہ مدنی ہے اور جبرت کے بعد اس کا نزول ہے۔ اس آیت میں قضائے شہوت کی دوصور تیں اللہ تعالی نے بیان فرمائی ہیں۔ ایک سے چار تک عور توں کے ساتھ نکاح کر سکتے ہیں اور اگر ان میں عدل نہ کر سکیں تو پھر اپن لونڈیوں سے نفسانی خواہش کو پوراکیا جائے۔ قضائے شہوت کی مذکورہ دونوں صور توں میں متعہ کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ اگر متعہ بھی قضائے شہوت کی کوئی جائز شکل ہوتی تو اس کا ذکر ان صور توں میں ضرور ہو تا۔ ابتدائے اسلام سے فی متعہ کی جو صورت مباح تھی، اس آیت کے ساتھ اس کو منسوخ کر دیا گیا۔ اگر کوئی معرض کے کہ آیت میں لفظ فکل متعہ کو بھی شامل ہے تو اس سے نکاح کے ساتھ متعہ کا بھی جو از ثابت ہو گیا ہے۔ جیسا کہ آیت سے ظاہر ہو تا ہے کہ بیک وقت نکاح میں چار خور تیں اگر فیمناتِ فیمن میں مقافیک اُنٹون کُم مِنْ فَتَیَاتِکُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِاِیْمَانِکُمْ مِنْ فَتَیَاتِکُمْ الْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِاِیْمَانِکُمْ مِنْ فَتَیَاتِکُمْ الْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِاِیمَانِکُمْ مِنْ فَعْضُکُمْ الْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِایمَانِکُمْ مِنْ فَتَیَاتِکُمْ الْمُؤْمِنَاتِ وَلَا اللَّهُ عَلَمُ بُورَهُ فَیَ اللَّهُ عَلَمُ مِنْ فَتَیَاتِکُمْ الْمُؤْمِنَاتِ وَلَا اللَّهُ عَلَمُ مِنْ فَتَیَاتِکُمْ الْمُؤْمِنَاتِ وَلَا اللَّهُ عَلَمُ مُنَا فَرِیْ اللَّهُ عَلَمُ مُنْ اللَّهُ عَلَمُونَ رَحِیمٌ " اللَّهُ عَلَمُ مَنْ اللَّهُ عَلَمُ مُنَاقِعَ مِن اللَّهُ عَلَمُ مُن اللَّهُ عَلَمُ مُن اللَّهُ عَلَمُ مُن اللَّهُ عَلَمُ مُن اللَّهُ عَلَمُ مَن اللَّهُ عَلَمُ مُن اللَّهُ عَلَی اللَّمُ عَلَی اللَّهُ عَلَمُ مُن اللَّهُ عَلُمُ مُن اللَّهُ عَلَمُ مُن اللَّهُ عَلَمُ مُن اللَّهُ عَلَمُ مُن

ایمان کوخوب جانتا ہے، تم میں ایک دوسرے سے ہے توان سے نکاح کروان کے مالکوں کی اجازت سے اور حسب دستور ان کے مہرانہیں دوقید میں آتیاں نہ مستی نکالتی اور نہ یار بناتی جب وہ قید میں آجائیں پھر براکام کریں توان پر اس سزا کی آدھی ہے جو آزاد عور توں پر ہے یہ اس کے لئے جسے تم میں سے زنا کا اندیشہ ہے، اور صبر کرنا تمہارے لئے بہتر ہے اور اللہ بخشنے والا مہر بان ہے"۔ ²⁹اس آیت میں بھی غلبہ شہوت سے مغلوب شخص کے لیے دوطر یقے تجویز کیے گئے ہیں۔ نمبر 1: باندیوں سے نکاح کرے۔

اگر متعہ کی جواز کی کوئی صورت ہوتی تو کنیز وں سے نکاح کی عدم طاقت کی وجہ سے متعہ کی طرف ہدایت کی جاتی لیکن متعہ کی طرف رہنمائی نہیں کی گئی جس سے بیہ بات واضح ہوتی ہے کہ نکاح کرنا یا پھر صبر کرنا اس کے علاوہ کوئی اور صورت نہیں ہے۔اسی طرح سورۃ نورکی آیت نمبر ۳۳میں غیر مہم الفاظ میں وضاحت مذکور ہے اگر نکاح نہیں کرسکتے توضیط نفس سے کام لو۔ متعہ کی بجائے ضبط نفس کا تھم دیا گیاہے۔ واضح ہوا کہ اسلام میں متعہ کے جواز کا کوئی تضور موجود نہیں۔ یہ امر بھی واضح رہے کہ متعہ میں محض عیاشی ہے، متعہ والی عورت کا مر دیر نہ نفقہ ہو تاہے، نہ اس کی طلاق نہ اس کی عدت اور نہ وہ مر د کے تر کہ کی وارث ہوتی ہے اور پیر محض عیا ثی ہے۔ عورت کی حفاظت صرف اور صرف نکاح میں ہوتی ہے۔ متعہ میں حفاظت نہیں ہوتی ہے کیونکہ متعہ اور مہر میں واضح فرق موجو دہے۔"متعہ میں اجرت کا تعین نہیں، مٹھی بھر گندم یاایک لقمہ کھانے پر بھی متعه ہو سکتا ہے''۔³⁰ قرآن پاک نے نکاح جیسی پاکیزہ رسم کو بھی محدود کیا ہے۔ ایک مر دبیک وقت چار عور توں سے زیادہ نکاح میں نہیں رکھ سکتا ہے۔ جبکہ متعہ میں ہزار عور توں کو بھی رکھنے میں حرج تصور نہیں کیا جاسکتا ہے۔متعہ زنا کی ہی صورت ہے کیونکہ زانی جب چاہے جتنی عور توں سے چاہے زنا کر سکتا ہے۔ لہذا قر آن پاک ایسی فتیج حرکات کاکسی بھی طرح کا حکم نہیں دے سکتا ہے۔امام محمد بن اساعیل بخاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنه بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صَالِیْتُیْم نے غزوہ خیبر کے دن عور توں سے متعہ اور پالتو گدھوں کے گوشت کو حرام کر دیا۔ ³¹ابو القاسم سلیمان بن احمد طبر انی روایت کرتے ہیں حضرت جابر بن عبد الله انصاری رضی الله تعالیٰ عنہهما بیان کرتے ہیں کہ ہم باہر گئے اور ہمارے ساتھ وہ عور تیں تھیں جن کے ساتھ ہم نے متعہ کیا تھا۔ جب ہم شنۃ الرکاب پہنچے تو ہم نے کہایار سول اللّه سَآگُالْتَیْكُم بیہ وہ عور تیں ہیں جن سے ہم نے متعہ کیا تھا۔ آپ مَنْائِیْزُم نے فرمایا کہ یہ قیامت تک کے لیے حرام کر دی گئی ہیں۔³²سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس سے کہا کہ آپ نے متعہ کے جواز کا کیسے فتو کٰ دیاہے ؟حضرت ابن عباس رضی اللہ عنهمانے فرمایا: " انا للله وانا الیه داجعون" میں نے بی فتویٰ نہیں دیااور نہ میں نے بیدارادہ کیاتھا۔ میں نے اسی صورت میں متعه کو حلال کہاہے جس صورت میں اللہ نے مر دار ، خون ، اور خنزیر کے گوشت کو حلال فرمایا ہے۔ ³³ربیج بن مرہ اینے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول الله مَثَالِثَائِلُمُ حجر اسود اور کعبہ کے درمیان کھڑے ہوئے تھے۔ آپ مَثَالِثَائِلُمُ نے فرمایا: سنو! اے لوگو! میں نے تم کو متعہ کرنے کی اجازت دی تھی، سنو اب اللہ نے متعہ کو قیامت تک کے لیے حرام کر دیا ہے۔ سوجس شخص کے پاس ان میں سے کوئی عورت ہے اس کو چھوڑ دے اور جو کچھ اس کو دیاہے ، وہ اس سے واپس نہ لے۔ حضرت عبدالله بن زبیر رضی الله تعالی عنه نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: سنو! متعہ زناہے۔ 34حضرت ابن عمر رضی الله عنهماہے متعہ کے متعلق سوال کیا گیاتوانہوں نے فرمایا: بیر زناہے۔^{35 حس}ن بھری رحمۃ اللّٰہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ متعہ صرف 3 دن ہوا، پھر اللّٰہ

اور اس کے رسول مُکَالِیْمُ اِنْ نے اس کو حرام کر دیا۔ ³⁶حضرت ابن مسعو در ضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: متعه کو طلاق،عدت اور میر اث نے منسوخ کر دیا ہے۔ ³⁷اس سے واضح ہو تاہے کہ اسلام میں متعہ کا کوئی تصور موجود نہیں ہے۔ متعہ کا جواز قر آن پاک کی آیت سے پیش کرنامتر جم کی جانب سے واضح تحریف ہے۔ نحوی اعتبار سے تحریف کی مثال: ثُمَّ نَبْیَالْ فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللَّه عَلَى الْكَاذِبِينَ 38 اور حِمولُوں يرلعت بهيجيں۔ 39 اور حِمولُوں ير خدا كي لعت بهيجيں۔ 40 تو جمولُوں ير الله كي لعت ڈاليس۔ 41 اس آیۃ مبار کہ کاتر جمہ نحوی اعتبار سے درست نہیں ہے۔ کیونکہ ترکیب کلام کے لحاظ سے لعنت مضاف اور لفظ اللہ مضاف الیہ ہے۔ ترجمہ کے لیے دونوں لازم ملزوم ہیں۔ان میں سے کسی ایک کو بھی نظر آنداز نہیں کیاجاسکتا ہے۔لیکن عمادالدین نے اسم جلالت جو کہ ترکیب کلام میں مضاف الیہ ہے، ترجمہ کے وقت مضاف کا ترجمہ تو کیا ہے لیکن مضاف الیہ کا ترجمہ نہیں کیا۔ اسی طرت:"إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْمٌ أَ أَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لاَ يُؤْمِنُونَ "-42رجم:"وه جوكافريين توانكوڈرايانہ ڈراوہ نہما نیں گے''۔ 43''جولوگ کا فرہیں انہیں تم نصیحت کرویانہ کروان کے لیے برابر ہے۔وہ ایمان نہیں لانے کے ''۔44 " بیٹک وہ جن کی قسمت میں کفر ہے انہیں برابر ہے، چاہے تم انہیں ڈراؤ، پانہ ڈراؤ، وہ ایمان لانے کے نہیں"۔ 45اس آیت مبار کہ میں متر جم نے "سواء" کاتر جمہ نہیں کیاہے۔ حالا نکہ ہاقی متر جمین نے ترجمہ کرنے کے وقت اس کالحاظ کیاہے متر جم نے امام بیضاوی سے استفادہ کا وہم دلایا ہے حالا نکہ امام بیضاوی نے جو وضاحت پیش کی ہے، وہ درج ذیل ہے۔ ترجمہ: کفار کو آپ کا ڈرانا پانہ ڈرانا نفع مند ہونے میں برابر ہے۔ان الذین کفروسواء پیر جملہ ان کی خبر ہے سواء کامعنی "استوا" ہے جومصد رہے۔اس کواسی طرح ما قبل کلام کی صفت بنایا جاتا ہے ، جس طرح دوسرے مصادر کوصفت بنایا جاتا ہے یعنی یاتو بمعنیٰ مستوی اسم فاعل کے معنیٰ میں ہے اور یااس سے پہلے مضاف محذوف ہے جو کہ "ذو" ہے۔اللہ تعالیٰ کے اس ار شاد گرامی میں بھی "سواء" ما قبل کلام كى صفت بــــ الله تعالى فرما تاب: "تعا لواالى كلمة سواء بيننا و بينكم" ترجمه: "اكابل كتاب تم ايك الي باتكى طرف آ جاؤجو ہمارے اور تمہارے در میان مساوی ہے ''۔اس آیت میں ''سواء''اعر اب میں ''کلمۃ ''کے تابع اور مجر ورہے اور یہ اس کی صفت نحوی ہے اور مذکورہ آیت میں "سواء" إِنَ کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے اور "سواء" کا مابعد کلام بتاویل مصدر "سواء" بمعنیٰ مستو کا فاعل ہونے کی وجہ سے محل رفع میں ہے۔ گویااصل عبارت اس طرح تھی:"ان الذین کفدوا مستو علیهم انذارک و عدمه "ترجمه: بے شک کافرول کے لیے آپ کاڈرانااور نہ ڈرانامساوی ہے۔ دوسری صورت اس کی پیر بھی ہوسکتی ہے کہ مستواینے مابعد'' انذر تھم ام لم تنذر ھم''جو مبتداہے،اس کی خبر ہے۔اس صورت میں اصل عبارت بیہ موگی:"انداری اوعدمه مستو علیهم"اس صورت میں اندارک اوعدمه بتاویل مصدر کرے مبتدابنایا جائے باقی جمله اس کی خبر بنایا جائے۔علاء نے سواء کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس کی ترکیب کو حل کرنے کی کوشش کی ہے تا کہ اس کے ترجمہ کو سمجھنے میں آسانی ہو سکے لیکن عمادالدین نے اس کو سمجھنے کی کوشش کرنے کی بجائے اس کوتر جمہ میں ویسے ہی حذف کر دیاہے۔جیسا کہ امام بیضاوی نے اپنی تفسیر میں اس کی مختلف خوی جہات کو بیان کر کے اس کے مفہوم کو واضح کرنے کی کوشش کی به كما نعت بالمصادر قال الله تعالى: تَعالَوْا إلى كَلِمَةِ سَواءٍ بَيْنَنا وَبَيْنَكُمْ رفع بأنه خبر إن وما بعده مرتفع به على الفاعلية كأنه قيل: إن الذين كفروا مستوعلهم إنذارك وعدمه، أو بأنه خبر لما بعده بمعنى: إنذارك وعدمه سيان عليهم، والفعل إنما يمتنع الإخبار عنه إذا أربد به تمام ما وضع له، أما لو

أطلق وأريد به اللفظ، أو مطلق الحدث المدلول عليه ضمناً على الاتساع فهو كالاسم في الإضافة، والإسناد إليه كقوله تعالى: وَإِذا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا وقوله: يَوْمُ يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ وقولهم: تَسْمَعُ بِالْمِعيديِّ خَيرٌ مِنْ أَنْ تَراَه."⁴⁶

آیت کی ترکیب نحوی

اس آیت کی تر کیب میں تین احمال ہیں:

1-انَ حرف مشبه با لفعل، الذين اسم موصول، كفروا فعل فاعل مل كر جمله بهو كر اسم، سواء بمعنیٰ مستوِ صیغه اسم فاعل جار مجرور اس کے متعلق، ءانذرتهم ام لم تنذر هم، معطوف اور معطوف علیه مل كر سواء بمعنیٰ مستوِ كا فاعل ،یه اپنے فاعل سے مل كر مبدل منه اور لا يومنون فعل فاعل مل كر بدل اور مبدل منه مل كر ان كى خبر، انّ اپنے اسم اور خبر سے مل كر جمله اسمیه خبریه۔

2۔ علی جار ، هم ضمیر ذوالحال لا یومنون فعل فاعل مل کر حال، حال ذوالحال مل کر جار کا مجرور ، جار مجرور متعلق مستوِ کے ءانذرتهم ام لم تنذرهم، مستوِ کا فاعل ، مستوِ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر اِنَ کی خبر، انَ اپنے اسم خبر سے مل کر جمله اسمیه۔

3- سواءً اپنے متعلق ملیم سے مل کر خبر مقدم "ءانذرتهم ام لم تنذر هم" بمعنیٰ انذارک و عدمه مبتدا موخر اور خبر مقدم مل کر ان کی خبر ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جمله اسمیه۔

"ان الذین کفروا" سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے لیے واضح ہدایات روشن آیات نفع کا باعث نہیں کیونکہ "الذین کفر" سے مراد کفار کی جنس کولیا جائے تواس صورت میں کفر پر مصر اور مصر نہ رہنے والے دونوں داخل ہوں گے۔ اور "سواء علیهم" کا جملہ آخر تک اس عموم کو جو کفار کی پوری جنس کے ساتھ متعلق ہے، اس کو شخصیص میں تبدیل کر دیتا ہے۔ کیونکہ کفر پر مصر رہنے والوں کو ہی ڈرانا ایمان نہ لانے کے برابر ہے۔ اس لیے "سواء"کو چھوڑ کر ترجمہ کرناکسی بھی صورت میں درست نہیں اور اس کا جان بوجھ کرترک کرنایہ تحریف کے متبادل ہے۔"سواء"کلام میں زائدہ کے طور پر بھی مستعمل نہیں ہے جس کو نظر انداز کیا جائے۔ لغوی تفاسیر میں اس کا مستقل معلی موجو دہے اور آیت مبارکہ میں بھی اگر "سواء"کا مفہوم اور معلیٰ بیان نہ کیا جائے یہ قر آن یاک کے ساتھ بہت بڑی نا انصافی ہوگی۔

بلاغت کے اعتبار سے تحریف کی مثال

یَا مَرْیَمُ اقْنُتِی لِرَبِّكِ وَاسْعُجْدِی وَارْکَعِی مَعَ الرَّاکِعِینَ 47 رجمہ: "اے مریم اپنے رب کی اطاعت کر اور سجدہ کر اور منجدہ کر اور سجدہ کر اور سجدہ کر اور کو عرفے والوں کے ساتھ نمازیوں کے ساتھ نمازیوں کے ساتھ دکرنا"۔ 49"اے مریم اپنے رب کے حضور ادب سے کھڑی ہو اور اس کے لئے سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرنا"۔ 59"اے مریم اپنے رب کے حضور ادب سے کھڑی ہو اور اس کے لئے سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر"۔ 50 اس آیت مبار کہ میں بلاغت کے اعتبار سے ترجمہ درست نہیں ہے کیونکہ "وَارْکِعِینَ " کار جمہ کیا ہے کہ نمازیوں کے ساتھ نماز بڑھاکر، حالانکہ باتی متر جمین نے اس کار جمہ یہ کیا ہے کہ رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ اس آیت میں یہودی اور پڑھاکر، حالانکہ باتی متر جمین نے اس کار جمہ یہ کیا ہے کہ رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ اس آیت میں یہودی اور

نفراني فكر كو تمادالدين نے اجاگر كيا ہے اس وجہ سے ركو كاذكر نہيں كيا كو نكہ يہود و نسارى كى نماز ميں ركو عنہيں ہوتا حبيبا كم عبارت سے واضح ہے۔"أي الثاني - ما اختصها من الخطاب بالركوع الذي لحقت به بهذه الأمة الراكعة التي أطلعها الله سبحانه و تعالى من سرعظمته التي هي إزاره على ما لم يطلع عليه أحداً ممن سواها في قوله: {واركعي مع الراكعين *} كما قال لبني إسرائيل عند الأمر بالملة المحمدية {واركعوا مع الراكعين} [البقرة: 43]- إلى ما يقع من كمال ما بشرت به حيث يكلم الناس كهلاً في خاتمة اليوم المحمدي، ويكمل له الوجود الإنساني حيث يتزوج ويولد له - كما ذكر، ولك كله فيما يشعر به ميم التمام في ابتداء الاسم وانتهائه، وفيما بين التمامين من كريم التربية لها ما يشعر به الراء من تولي الحق لها في تربيتها ورزقها، وما تشعر به الياء من كمالها الذي اختصت على عالمها - انتهى.

والمراد باتباع قصتها لما مضى التنبيه على انخراطها في سلك ما مضى من أمر آدم وبحبي إفصاحاً، وإبراهيم في ابنية إلاحة في خرق العادة فهم، وأن تخصيصها بالإنكار أو التعجب والتنازع مع الإقرار بأمرهم ليس من أفعال العقلاء؛ والظاهر أن المراد بالسجود في هذا المقام ظاهره وبالركوع الصلاة نفسها، فكأنه قيل: واسجدى مصلية ولتكن صلاتك مع المصلين أي في جماعة، فإنك في عداد الرجال لما خصصت به من الكمال، ولم يقل: مع الراكعات، لأن الاقتداء بالرجال أفضل وأشرف وأكمل، وإنما قلت هذا لأنى تتبعت التوراة فلم أره ذكر فها الركوع في صلاة إبراهيم عليه السلام ولا من بعده من الأنبياء عليهم الصلاة والسلام ولا أتباعهم إلا في موضع واحد لا يحسن جعله فيه على ظاهره، ورأيته ذكر الصلاة فيها على ثلاثة أنحاء: الأول إطلاق لفظها من غير بيان كيفية، والثاني إطلاق لفظ السجود مجرداً، والثالث إطلاقه مقروناً بركوع أو جثو أو خرور على الوجه-"51اس آيت مباركه مين اتباع مُحدى مَنَالتَيْكُمُ کا حکم دیا گیاہے کہ قیام، رکوع اور سجود میں سے ہر ایک رکن کو ادا کرو۔اس سے مر ادبیہ ہے کہ مفروضہ اسلامی شعائر کو ادا کرنے میں مسلمانوں کی مما ثلت کے وجوب کی طرف اشارہ ہے یعنی "**الراکھین "**ہے مرادیہ ہے کہ نماز کواس کے ارکان اور اس کی شر ائط کے ساتھ اداکر و۔رکوع کو ذکر کر کے اس سے مراد نماز وہ ہے جس میں ،رکوع اور سجدہ دونوں شامل ہوں۔امام بیناوی کے قول سے بھی یادری عما الدین کے معنی کی تردید ہوتی ہے: " یا مَرْبَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ أمرت بالصلاة في الجماعة بذكر أركانها مبالغة في المحافظة عليها، وقدم السجود على الركوع إما لكونه كذلك في شريعتهم أو للتنبيه على أن الواو لا توجب الترتيب، أو ليقترن اركعي بالراكعين للإيذان بأن من ليس في صلاتهم ركوع ليسوا مصلين. وقيل المراد بالقنوت إدامة الطاعة كقوله تعالى: أُمَّنْ هُوَ قانِتٌ آناءَ اللَّيْل ساجداً وَقائِماً وبالسجود الصلاة كقوله تعالى: وَأَدْبارَ السُّجُودِ. وبالركوع الخشوع والإخبات. "52 نماز كوركوع كے ساتھ تعبير كرنايه يهودكى نمازسے بيخا ہے اور ركوع كا مطلب ہے الخضوع يعنى عاجزي۔

خلاصة بحث

ند کورہ بحث سے ثابت ہوا کہ عمادالدین پادری جو کہ فطرتی طور پر جھوٹا،احساس کمتری کاشکاراور اپنی مذموم فطرت اور خود ساختہ عملیات کی وجہ سے دین فطرت سے ہٹا ہواایک شخص تھا، اس نے ان سب باتوں کا غبار قر آن اور اہل قر آن کے ساتھ عناد و بغض کے ساتھ نکالا اور قر آن مجید کے ترجمہ میں ایسی انہی مغذوی کے مر تکب ہوتے ہیں بلکہ معنوی تحریف کے ساتھ ساتھ لغت فروری ہے۔ موصوف نہ صرف اپنے ترجمہ میں تحریف معنوی کے مر تکب ہوتے ہیں بلکہ معنوی تحریف کے ساتھ ساتھ لغت کے اصولوں کو بھی پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ ما قبل کے اصولوں کو بھی ترک کر دیتے ہیں۔ بسا او قات دوران ترجمہ بلاغت کے اصولوں کو بھی پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ ما قبل اور خلاف واقعہ ہے، کیونکہ اکثر مقامات پر وہ امام بیناوی کی رائے کو بھی ترجیہ نہیں دیتے اور اپنے علم کا ابلاغ ضروری سمجھتے ہیں۔ اس کا مقصد وحید سادہ لوح مسلمانوں کو دین اسلام سے برگشتہ کرنا اور مسیحی و بہودی عقائد کی تروی کی واشاعت کرنا ہے۔ المختصریہ کہنا ہے جانہ و گلا کہ عماد الدین یا دری کا ترجمہ قر آن محققانہ نہیں بلکہ ناقد انہ ہے اور نفتہ بھی ایسا جس میں جانبد اری کا عضر واضح ہے۔

References

- ¹ Amdād Sābrī, Frngion kā Jāl (Dehlī)
- ² Thākur Dās, Maseeh ky Nortan (Lahore: Maseeh Ishaat Khāna, 1995), 3:10.
- ³ Amdād Sābrī, *Frangio kā Jāl*, 164.
- ⁴ Thākur Dās, Maseeh ky Nortan, 17.
- ⁵ Imād al-Dīn, *Wā qiyā t-e-Imā diya* (Lahore: Punjab Religious Society, 1934), 10.
- 6 Imād al-Dīn, Wāqiyāt-e-Imādiya, 12.
- ⁷ Imād al-Dīn, Wā qiyā t-e-Imā diya, 12.
- ⁸ Khutb**ā**t, 602.
- ⁹ Thākur Dās, Maseeh ky Nortan, 13-14.
- ¹⁰ Mirzā Ghulām Ahamd Qādiyānī, Jang-e-Muqaddas (Qādiyān), 151.
- ¹¹ Imād al-Dīn, Tarjuma al-Quran ba Urdu Zubān (Amritsar: National Press, 1894), 3.
- 12 Al-Nisa 4:171.
- ¹³ Al-Ma''da 5:16.
- ¹⁴ Al-Ma''da 5:16.
- 15 Al-Nisa' 4:17.
- ¹⁶ Al-Wadduhā 93:6-7.
- 17 Al-Ma"da 5:19.
- ¹⁸ Al-Al-e-Imrān 3:54.
- ¹⁹ Al-Nisa' 4:24.
- ²⁰ Imād al-Dīn, Tarjuma al-Quran ba Urdu Zubān, 41.
- ²¹ Fatah Muhammad Jalandhrī.
- ²² Ahmad Razā Khān
- ²³ Jalāl al-Dīn 'Abd al-Rahmān Ibn Abū bkr, al-Suyūtī, *Tafseer Jalā leen: Bazeel Ayāt Wa al-Muḥsināt min al-Nisa*'.
- ²⁴ Allāma Hussain Wāʿiz Kāshfī, *Tafseer-e-Hussain*ī, trans. Molvī Syed ʿAbd al-Rahmān Bukhārī (Karachi: H-M Saeed Company), I:II9.
- ²⁵ Abū ʿAlī Fadhal ibn Hassan Tabrasī, *Majmā fī Tafseer al-Quran* (Beirut: Dār al-Marafa), 3:52.
- ²⁶ Al-Nisa' 4:3.
- ²⁷ Ahmad Razā Khān

- ²⁸ Al-Nisa' 4:25.
- ²⁹ Imād al-Dīn, Tarjuma al-Quran ba Urdu Zubān, 41.
- ³⁰ Muhammad Ibn Ýagoob Kleenī, *Usool al-Kāfi* (Beirut: Mo'sat al-Alamī), 2;194.
- ³¹ Imām Bukhārī, *Saḥīḥ al-Bukhārī*, Hadith no: 4216,

Imām Muslim, Sahīh al-Muslim, Hadith no: 1407,

Imām Tirmidhī, Sunan Tirmidhī, Hadith no: 1134.

- ³² Al-Tabaranī, *Al-Mujam Aowsat* (Riādh: Maktabah Al-Muāraf, 1416 A.H), 942.
- ³³ Al-Tabaranī, *Al-Mújam al-Kabīr* (Beirut: D**ā**r al-Aḥyā al-Tur**ā**s al-ʿArabī), Hadith no: 10601.
- ³⁴ Ibn Abī Shaybah, *Al-Musannaf* (Karachi: Idara al-Qurān), 292-293.
- ³⁵ Ibn Abī Shaybah, *Al-Musannaf*, Hadith no: 14042.
- ³⁶ Ibn Abī Shaybah, *Al-Musannaf*, Hadith no: 14043,

Imām Abī Bakr Bahīqī, Sunan al-Kubrā al-Bahīqī, 7:207.

³⁷ Ibn Abī Shaybah, *Al-Musannaf*, Hadith no: 14044,

Imām Abī Bakr Bahīqī, Sunan al-Kubrā al-Bahīqī, 7:207.

- ³⁸ Al-Al-e-Imrān 3:6 I.
- ³⁹ Imād al-Dīn, Tarjuma al-Quran ba Urdu Zubān, 30.
- 40 Jalandhrī
- ⁴¹ Ahmad Razā Khān
- ⁴² Al-Bagarah 2:6.
- ⁴³ Imād al-Dīn, Tarjuma al-Quran ba Urdu Zubān, 3.
- 44 Fatah Muhammad Jalandhrī
- ⁴⁵ Ahmad Razā Khān
- 46 'Abdullah Ibn 'Umar al-BeydhāwĪ, *Anwār al-Tanzeel wa Isrār al-Tā weel* (Beirut: Dār al-Ahyā al-Turās al-'Arabī, 41.
- ⁴⁷ Al-Al-e-Imrān 3:43.
- ⁴⁸ Imād al-Dīn, Tarjuma al-Quran ba Urdu Zubān, 29.
- ⁴⁹ Fatah Muhammad Jalandhrī
- 50 Ahmad Razā Khān
- ⁵¹ Ibrāhīm Ibn Umar Ibn Hassan al-Rabāṭ al-Baqāyī, Nazm al-Darar fī Tanāsub al-Ayāt wa al-Sūr (Qāhirah: Dār al-Kitāb al-Islāmī), 4:374.
- ⁵² 'Abdullah Ibn Umar al-BeydhāwĪ, *Anwār al-Tanzeel wa Isrār al-Tā weel*, 16.